آسٹریلین اسلامک لائبریری کی پیشکش

شب برات - احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

مولف: حافظ محمد زبیر (شعبہ تحقیقِ اسلامی - قرآن اکیڈمی، لاهور، پاکستان)



فکر و نظر

شبِ برات

احادیث مبارکہ کی روشنی میں
ایک تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ

حافظ محمد زبیر
(شعبہ تحقیق اسلامی، قرآن اکیڈمی لاہور)

ہمارے ہاں شب برات کے حوالے سے دو انتہائیں پائی جاتی ہیں۔ ایک طرف متشدد دین ہیں جو اسے بدعت قرار دیتے ہیں اور اس سے متعلقہ روایت کردہ تمام احادیثِ مبارکہ کو ضعیف یا موضوع سمجھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف جہلاء ہیں جنہوں نے اغیار کی نقالی کرتے ہوئے بہت ساری رسومات و بدعات کو بھی اس رات عبادت کا ایک حصہ بنالیا ہے۔ اس مضمون میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان امور کا جائزہ لیا گیا ہے جن کا کرنا ماہِ شعبان یا شبِ برات میں مستحب و مستحسن ہے اور ان خرافات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے جن کو عبادت کے نام پر دین کا ایک حصہ بنالیا گیا۔ علامہ البانی نے ماہِ شعبان اور شبِ برات کے حوالے سے تقریباً ایک سو پینتیس (۱۳۵) صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع روایات کو مختلف کتبِ احادیث میں بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی بعض دوسرے علماء نے کتبِ تفسیر وغیرہ میں کچھ روایات کا تذکرہ کیا ہے۔ اس مضمون کو ترتیب دیتے وقت میں نے ان تمام روایات کو سامنے رکھا اور مکرّرات کو حذف کرتے ہوئے ایک ہی موضوع کو بیان کرنے والی احادیث میں سے جامع احادیث کو بیان کر دیا ہے، تاکہ مقصد کے حصول کے ساتھ ساتھ غیر ضروری طوالت سے بھی بچا جا سکے۔ حدیث پر حکم لگاتے وقت علامہ البانی کی تحقیق و تخریج سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں حدیث کی کچھ بنیادی اصطلاحات کو استعمال کیا گیا ہے جن کا تعارف میں عام قارئین کے لیے ضروری سمجھتا ہوں۔

حدیث کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔ ایک ''مقبول'' یعنی جس کو قبول کیا جائے اور دوسری ''مردود'' یعنی جس کو رد کر دیا جائے۔ ''مقبول'' روایت وہ ہے جو احکام شرعیہ کے ثبوت کے لیے دلیل بن سکے اور ''مردود'' روایت وہ ہے جو احکام شرعیہ کے ثبوت کے لیے دلیل نہ بن سکے۔ ''مقبول'' روایت کی دو قسمیں ''صحیح'' اور ''حسن'' ہیں جبکہ باقی تمام اقسام حدیث مثلاً ضعیف' موضوع اور منکر وغیرہ ''مردود'' ہیں' جن کو دین کے کسی معاملے میں حجت نہیں بنایا جا سکتا۔

مضمون کو آسانی کی خاطر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں ماہ شعبان کی فضیلت سے متعلقہ روایات کو جمع کیا گیا ہے جبکہ دوسرے حصے میں شب برات کی احادیث کو بیان کیا گیا ہے۔

ماہِ شعبان کی فضیلت میں صحیح روایات

۱) **عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا حَدَّثَتْہُ قَالَتْ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ ﷺ یَصُوْمُ شَھْرًا اَکْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّہُ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہُ وَ کَانَ یَقُوْلُ: ((خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا))** (۱)

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھتے تھے۔ آپؐ شعبان کا سارا مہینہ روزے رکھتے اور کہا کرتے تھے: ''اتنا عمل کرو جس کی تم استطاعت رکھتے ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ (اجر دینے سے) نہیں اُکتاتا' یہاں تک کہ تم (عمل سے) اُکتا جاؤ۔''

۲) **عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ اَرَہٗ صَائِمًا مِنْ شَھْرٍ قَطُّ اَکْثَرَ مِنْ صِیَامِہٖ مِنْ شَعْبَانَ ' کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا** (۲)

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے (نفلی) روزوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپؐ اتنے دن روزہ رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپؐ نے بہت روزے رکھے اور آپؐ اتنے دن روزہ نہ رکھتے کہ ہم کہتے کہ آپؐ نے بہت دن روزہ نہیں رکھا۔ اور میں نے آپؐ کو شعبان کے

مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپؐ شعبان کا سارا مہینہ روزہ رکھتے تھے آپؐ شعبان کا سارا مہینہ روزہ رکھتے تھے سوائے چند دن کے۔''

۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَصُوْمَهُ شَعْبَانُ[۳]

''اللہ کے رسول ﷺ کو سب مہینوں میں سے شعبان میں روزہ رکھنا زیادہ پسند تھا۔''

اس حدیث میں نفلی روزے مراد ہیں نہ کہ فرض روزے' ورنہ اس اعتبار سے اللہ کے رسول ﷺ کو سب سے زیادہ رمضان کا مہینہ پسند تھا۔

۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا))[۴]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جب نصف شعبان باقی رہ جائے (یعنی نصف شعبان گزر جائے) تو روزہ نہ رکھو۔''

اس حدیث مبارکہ میں اللہ کے رسول ﷺ نے نصف شعبان کے بعد اپنی اُمت کو اس لیے روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہ مبادا رمضان کے فرض روزوں میں کوتاہی اور سستی ہو جائے۔

۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلَيْكَ اَنْ تَصُوْمَهُ شَعْبَانَ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَكْتُبُ فِيْهِ كُلَّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ اَجَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ))[۵]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ شعبان کا سارا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ سب مہینوں میں سے شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں' تو آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اس سال مرنے والوں کے نام لکھ دیتے ہیں اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری موت کے بارے جب فیصلہ کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔''

مذکورہ بالا احادیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنا مستحب و مستحسن امر ہے۔

ماہِ شعبان کی فضیلت میں حسن روایت

۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

شَعْبَانُ بَيْنَ رَجَبَ وَشَهْرِ رَمَضَانَ تَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ تُرْفَعُ فِيْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ فَاَحَبُّ اَنْ لَا يُرْفَعَ عَمَلِيْ اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ (٦)

''شعبان'ماہِ رجب اور ماہِ رمضان کے درمیان ایک ایسا مہینہ ہے کہ جس سے لوگ غافل رہتے ہیں' حالانکہ اس میں لوگوں کے اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔ اور میں یہ بات پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں اوپر اٹھائے جائیں کہ میں روزے کی حالت میں ہوں۔''

ماہِ شعبان کی فضیلت میں ضعیف روایات

١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: ((شَعْبَانُ)) (٧)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''شعبان۔''

٢) ((شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ وَشَهْرُ شَعْبَانَ شَهْرِيْ ' شَعْبَانُ الْمُطَهِّرُ وَرَمَضَانُ الْمُكَفِّرُ)) (٨)

''رمضان اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔ شعبان (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے جبکہ رمضان (گناہوں کو) مٹانے والا ہے۔''

ماہِ شعبان کی فضیلت میں موضوع روایات

١) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّمَا سُمِّيَ شَعْبَانُ لِاَنَّهُ يَتَشَعَّبُ فِيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ لِلصَّائِمِ فِيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ (٩)

''شعبان کو شعبان اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس مہینے میں روزہ رکھنے والے کے لیے مختلف قسم کی بہت ساری بھلائیاں جمع ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔''

٢) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ (١٠)

''شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے''۔

شب برات کی فضیلت میں صحیح روایت

١) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَطَّلِعُ اللّٰهُ اِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ لِشَاحِنٍ)) (١١)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔''

شب برات کی فضیلت میں حسن روایت

۱) حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((اِذَا کَانَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللّٰہُ اِلٰی خَلْقِہٖ فَیَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَیُمْلِیْ لِلْکَافِرِیْنَ وَیَدَعُ اَھْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِھِمْ حَتّٰی یَدَعُوْہُ)) (۱۲)

''جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پس تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں اور کافروں کو ڈھیل دیتے ہیں اور بغض رکھنے والوں کو ان کے بغض کے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دیں۔'' (یعنی جب تک وہ بغض اور کینہ ختم نہ کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا)۔

شب برات کی فضیلت میں ضعیف روایات

۱) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((اِذَا کَانَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادٰی مُنَادٍ ھَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ؟ ھَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِیَہٗ؟ فَلَایَسْاَلُ اَحَدٌ شَیْئًا اِلَّا اُعْطِیَ اِلَّا زَانِیَۃٌ بِفَرْجِھَا اَوْ مُشْرِکٌ))
(۱۳)

''جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو ایک پکار لگانے والا پکار لگاتا ہے کہ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کو عطا کروں؟ پس نہیں کوئی سوال کرتا کسی چیز کے بارے میں مگر اس کو وہ چیز دے دی جاتی ہے سوائے اُس عورت کے جو اپنی شرم گاہ کے ساتھ زنا کرتی ہے اور مشرک کے''۔

۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((اِذَا کَانَ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللّٰہُ مِنَ الذُّنُوْبِ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ)) (۱۴)

''جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ''کلب'' قبیلے کی بکریوں سے زیادہ گناہوں کو معاف کرتے ہیں۔''

۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهٖ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَيُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ)) (۱۵)

''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں پس استغفار کرنے والوں کو بخش دیتے ہیں اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم کرتے ہیں اور اہل بغض کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں۔''

۴) راشد بن سعد سے نصف شعبان کی رات کے بارے میں مرسلاً مروی ہے:

يُوْحِى اللّٰهُ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ يَقْبِضُ كُلَّ نَفْسٍ يُرِيْدُ قَبْضَهَا فِىْ تِلْكَ السَّنَةِ (۱۶)

''اللہ تعالیٰ (اس رات میں) ملک الموت کی طرف وحی کرتے ہیں کہ وہ ہر اُس جان کو قبض کر لے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس سال میں قبض کرنے کا ارادہ کیا ہے''۔

۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ: ((اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ)) (۱۷)

''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو ایک رات گم پایا۔ میں (آپ کو تلاش کرنے کے لیے) نکلی تو آپ بقیع (مدینہ کا قبرستان) میں موجود تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ سے ناانصافی کریں گے؟'' تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا گمان یہ تھا کہ آپ اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس گئے ہوں گے۔ پس آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ (گناہوں) کی مغفرت فرماتا ہے۔''

۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَ قَاتِلِ نَفْسٍ (۱۸)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مغفرت

فرماتے ہیں سوائے کینہ رکھنے والے اور کسی جان کو ناحق قتل کرنے والے کے۔''

۷)عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((هَلْ تَدْرِيْنَ مَا هٰذِهِ اللَّيْلُ ؟يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ)) قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: ((فِيْهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟ فَقَالَ : ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) ثَلَاثًا قُلْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى هَامَتِهِ فَقَالَ: ((وَلَا أَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ)) يَقُوْلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (۱۹)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ پؐ نے فرمایا: ''(اے عائشہ!) کیا تو جانتی ہے یہ کون سی رات ہے؟ یعنی نصف شعبان کی رات۔''حضرت عائشہؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ تو پؐ نے فرمایا:''اس رات اس سال پیدا ہونے والے اور مرنے والے ہر ابن دم کا نام لکھا جاتا ہے۔ اس رات میں اعمال بلند کیے جاتے ہیں اور اس رات میں لوگوں کا رزق نازل کیا جاتا ہے''۔ پس حضرت عائشہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا کوئی بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہ ہو گا؟ تو پؐ نے فرمایا:''کوئی بھی جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوگا۔'' پؐ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی تو حضرت عائشہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا پ بھی؟ پؐ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتے ہوئے فرمایا:''ہاں میں بھی' سوائے اس کے کہ مجھے اللہ کی رحمت ڈھانپ لے۔'' پؐ نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔''

۸) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ هٰذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ بَنِيْ كَلْبٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ فِيْهَا اِلٰى مُشْرِكٍ وَلَا اِلٰى شَاحِنٍ وَلَا اِلٰى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا اِلٰى مُسْبِلٍ وَلَا اِلٰى عَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مُدْمِنِ خَمْرٍ)) (۲۰)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''میرے پاس حضرت جبرئیلؑ ئے اور کہا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ تعالیٰ اس رات بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو گ سے زاد کرتا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ اس رات مشرک اور کینہ پرور کی طرف نظر کرم نہیں فرماتا اور نہ ہی قطع رحمی کرنے والے کی طرف اور نہ ہی اپنا تہبند ٹخنوں سے

نیچے لٹکانے والے کی طرف اور نہ ہی والدین کے نافرمان کی طرف اور نہ ہی ہمیشہ شراب نوشی کرنے والے کی طرف۔''

شب برات کی فضیلت میں موضوع روایات

۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَتَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا بِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ؟ أَلَا كَذَا وَكَذَا؟ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ (۲۱)

''جب نصف شعبان کی رات ہو تو اس رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں غروب فتاب کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ طلوعِ فجر تک یہ آواز لگاتے رہتے ہیں کہ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ ہے کوئی رزق طلب کرنے والا کہ میں اس کو رزق دوں؟ ہے کوئی آزمائش والا کہ میں اس کی آزمائش دُور کر دوں؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کو عطا کروں؟ کیا ایسا ایسا کوئی نہیں ہے؟''

۲) حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيْهِنَّ دَعْوَةٌ : أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبَ وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْفِطْرِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ (۲۲)

''پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی دعا رد نہیں ہوتی: رجب کے مہینے کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات، جمعہ کی رات، عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات۔''

۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ صَلّٰى فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِائَةَ رَكْعَةٍ أَرْسَلَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مِائَةَ مَلَكٍ ثَلَاثُوْنَ يُبَشِّرُوْنَهُ بِالْجَنَّةِ وَثَلَاثُوْنَ يُؤْمِنُوْنَهُ عَنْ عَذَابِ النَّارِ وَثَلَاثُوْنَ يَدْفَعُوْنَ عَنْهُ آفَاتِ الدُّنْيَا وَعَشَرَةٌ يَدْفَعُوْنَ عَنْهُ مَكَائِدَ الشَّيْطَانِ (۲۳)

''اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی اس رات سو رکعات ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی طرف سو فرشتوں کو بھیجے گا، تیس فرشتے اس کو جنت کی خوشخبری دیں گے، تیس اس کو آگ کے عذاب سے امن دیں گے، تیس اس سے دنیا کی آفات کو دُور کریں گے اور دس اس سے شیطان کی چالوں کو دور کریں گے۔''

۴)مَنْ صَلّٰی لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلَاثِیْنَ مَرَّةً لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّةِ (۲۴)

''جس نے نصف شعبان کی رات کو بارہ رکعات ادا کیں اور ہر رکعت میں ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' تیس مرتبہ پڑھی تو وہ اپنے مرنے سے پہلے جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا اور گھر کے ان دس افراد کی شفاعت کرے گا جن کے لیے آگ واجب ہو چکی ہو''

۵)مَنْ أَصْبَحَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ صَائِمًا کَانَ کَصِیَامِ سِتِّیْنَ سَنَةً مَاضِیَةً وَسِتِّیْنَ سَنَةً مُقْبِلَةً (۲۵)

''جس نے اس دن روزہ رکھا اسے ساٹھ سال ماضی کا اور ساٹھ سال مستقبل کا روزہ رکھنے کا ثواب ہوگا۔''

شب برات کی بدعات

ہمارے معاشرے میں شب برات کے حوالے سے درج ذیل بدعات پائی جاتی ہیں جن کی نقل وعقل میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

چراغاں کرنا اور پٹاخے چھوڑنا

یہ بری رسم سوائے پاکستان کے دیگر اسلامی ممالک میں نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں یہ رسم ہندوؤں سے وراثت میں ملی ہے۔ آتش بازی ہندوؤں کی رسم دیوالی کی نقل ہے۔ علاوہ ازیں اس میں آتش پرست مجوسیوں سے بھی مشابہت ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ)) (۲۶)

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے (یعنی اس کا مجھ سے اور دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے)۔''

ایک تو اس رسم میں ہندوؤں اور مجوسیوں کی مشابہت ہے دوسرا اس میں اسراف اور تبذیر ہے۔ لاکھوں روپے آگ کی نذر ہو جاتے ہیں' حالانکہ اسی رقم کو معاشرے کے غرباء اور مساکین کی فلاح و بہبود میں لگایا جا سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ﴾ (الاسراء:۲۷)

''بے شک فضول خرچ شیاطین کے بھائی ہیں۔''

آتش بازی کی سب سے بڑی قباحت جو آئے دن دیکھنے میں آتی ہے' وہ انسانی جانوں کا ضیاع ہے۔ قومی روزناموں میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ لاہور سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کی شادی میں پورا خاندان بس میں موجود پٹاخوں کے آگ پکڑنے کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گیا۔ لہٰذا آتش بازی چاہے شب برات پر ہو یا دوسرے مواقع پر' ایک شیطانی فعل ہے اور ممنوع ہے۔

شب برات کا حلوہ

حلوہ پکانا اور کھانا ایک مباح امر ہے۔ سال بھر میں کسی بھی دن' کسی بھی وقت میں پکایا اور کھایا جا سکتا ہے' لیکن شب برات میں اس عقیدے کے ساتھ حلوہ تیار کرنا کہ یہ ہمارے مُردوں کی عید ہے اور ان کی ارواح اس دن اپنے گھروں کو واپس لوٹتی ہیں' ایک مَن گھڑت عقیدہ و عمل ہے جس کا قرآن و سنت سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس عمل کے ابطال کے لیے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ ہمارے رسول ﷺ کی زندگی میں تقریباً ۲۳ دفعہ شب برات آئی' لیکن کیا آپ نے زندگی میں ایک دفعہ بھی حلوہ پوری یا چاول پکوا کر مُردوں کی فاتحہ دلوائی؟ دراصل یہ رسم بھی ہمارے ہاں ہندوؤں سے آئی ہے۔ ہندو بھی سال بھر میں ایک دفعہ حلوا پکا کر کوؤں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم یہ حلوہ اپنے پرکھوں کو کھلاتے ہیں۔ خلاصۂ کلام یہ کہ حلوہ بنانے اور کھانے میں کوئی قباحت نہیں ہے' لیکن ایک مخصوص دن میں ایک خاص عقیدے کے تحت مُردوں کو ایصالِ ثواب کی نیت سے حلوہ' کھیر یا چاول وغیرہ تیار کرنا ایک ہندوانہ رسم ہے جس کا کوئی ثبوت رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے نہیں ملتا۔

قبرستان کی زیارت

قبرستان کی زیارت کرنا مشروع ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم بھی فرمایا۔ آپؐ کی حدیث ہے:

((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ...... فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ))(۲۷)

''میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا...... پس اب تم ان کی زیارت کیا کرو' کیونکہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے''۔

لیکن پندرہ شعبان کی رات کو جلوس کی شکل بنا کر چراغاں کرتے ہوئے قبرستان کے لیے نکلنا اور اسے سنت سمجھنا بالکل غلط ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی کسی بھی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپؐ پندرہ شعبان کی رات کو قبرستان کے لیے نکلے ہوں۔ اس کے لیے عموماً جو احادیث

بیان کی جاتی ہیں وہ ضعیف روایات ہیں۔ لہٰذا قبرستان جانا تو سنت ہے، لیکن خصوصاً پندرہ شعبان کی رات کو جانا سنت نہیں ہے۔

شب برات کی مخصوص عبادات

نصف شعبان کی رات کی فضیلت تو صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اس رات کی فضیلت کا اعتبار کرتے ہوئے اس رات عمومی عبادات مثلاً نوافل، تلاوت اور انفرادی ذکرو اذکار وغیرہ کا اہتمام کیا جا سکتا ہے، لیکن اس رات کی کوئی مخصوص عبادت مثلاً بارہ رکعتیں پڑھنا اور ہر رکعت میں تیس دفعہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ" پڑھنا کسی بھی صحیح یا حسن روایت سے ثابت نہیں ہے، بلکہ اس رات کی مخصوص عبادات کے حوالے سے جتنی روایات مروی ہیں وہ موضوعات کے درجے کی ہیں جن کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے اور موضوع روایات کا بیان کرنا بھی حرام ہے، چہ جائیکہ ان پر عمل کیا جائے۔

پندرہ شعبان کا روزہ

شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنا اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہے، لیکن آپ ؐ نے اپنی اُمت کو پندرہ شعبان کے بعد روزہ رکھنے سے منع فرما دیا، تا کہ رمضان کے روزوں میں سستی پیدا نہ ہو۔ اس لیے شعبان کے مہینے کی عمومی فضیلت کے تحت یا ایامِ بیض میں روزہ رکھنے والی صحیح احادیث سے استدلال کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا اَنْ نَصُوْمَ الْبِيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ (۲۸)

''اللہ کے رسول ﷺ ہمیں ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔''

لیکن پندرہ شعبان کے روزے کی علیحدہ سے کوئی خصوصی فضیلت کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے۔ اس بارے میں جو روایات ہیں وہ موضوع ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص ایامِ بیض کے روزے ہر ماہ رکھتا ہے اور وہ پندرہ شعبان کا روزہ رکھ لے تو اس کے لیے باعث اجر وثواب ہوگا۔

حواشی

(١) صحیح البخاری' کتاب الصوم' باب صوم شعبان۔

(٢) صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب صیام النبی ﷺ فی غیر رمضان.....الخ۔

(٣) سنن ابی داوٗد' کتاب الصوم' باب فی صوم شعبان۔

(٤) جامع الترمذی' ابواب الصوم عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء فی کراھیة الصوم فی النصف الثانی من شعبان۔

(٥) صحیح الترغیب و الترھیب : ٦١٩۔ علامہ البانی۔

(٦) صحیح الجامع لصغیر: ٢٧١١' علامہ البانی۔

(٧) جامع الترمذی' ابواب الزکاة' باب ما جاء فی فضل الصدقة۔

(٨) ضعیف الجامع الصغیر: ٢٤١١' علامہ البانی۔

(٩) ضعیف الجامع لصغیر: ٢٠٦١' علامہ البانی۔

(١٠) ضعیف الجامع الصغیر: ٢٤٠٢' علامہ البانی۔

(١١) صحیح الترغیب و الترھیب: ٢٧٦٧' علامہ البانی۔

(١٢) صحیح الجامع الصغیر: ٧٧١' علامہ البانی۔

(١٣) ضعیف الجامع الصغیر: ٦٥٣' علامہ البانی۔

(١٤) ضعیف الجامع الصغیر: ٦٥٤' علامہ البانی۔

(١٥) ضعیف الجامع الصغیر: ١٧٣٩' علامہ البانی۔

(١٦) ضعیف الجامع الصغیر: ٤٠١٩' علامہ البانی۔

(١٧) جامع الترمذی' ابواب الصوم' باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان۔

(١٨) مسند احمد۔ وتحفة الاحوذی شرح جامع الترمذی' علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری' کتاب الصوم' باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان۔

(١٩) مشکوٰة المصابیح' کتاب الصلاة' باب قیام شھر رمضان' فصل ثالث۔

(٢٠) ضعیف الترغیب و الترھیب: ٦٢٠' علامہ البانی۔

(٢١) سنن ابن ماجہ' کتاب اقامة الصلاة والسنة فیھا' باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان۔ وضعیف الجامع الصغیر: ٦٥٢' علامہ البانی۔

(٢٢) ضعیف الجامع الصغیر: ٢٨٥٢' علامہ البانی۔

(٢٣) الموضوعات' علامہ ابن جوزی' کتاب الصلاة' باب صلاة اللیلة النصف من شعبان۔

(٢٤) اللآلی المصنوعة' علامہ سیوطی' کتاب الصلاة۔

(٢٥) تحفة الاحوذی' شرح جامع الترمذی' علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری' کتاب الصوم' باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان۔

(٢٦) سنن ابی داوٗد' کتاب اللباس' باب فی لبس الشھرة۔ و مسند احمد۔

(٢٧) سنن الترمذی' ابواب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ' باب ما جاء فی الرخصة فی زیارة القبور۔

(٢٨) سنن ابی داوٗد' کتاب الصوم' باب فی صوم الثلاث من کل شھر۔

تعاون کی درخواست

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو (سورت مائدہ، آیت ۲)

اسی آیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے دوست احباب اور عزیز واقارب کو ہماری لائبریری کے بارے میں بتا کر اس صدقہ جاریہ کے کام میں ہماری مدد فرمائیں۔ ہمیں کسی مالی مدد کی نہیں بلکہ آخرت کے سرمائے کی اشد ضرورت ہے۔

حج اور عمرہ پر جانے والے حضرات، مدارس کے طلاب، تفسیر کے ساتھ قرآن سمجھنے کے خواہش مند افراد، وہ لوگ جو عربی زبان سیکھنا چاہتے ہوں، محققین اور ریسرچرز اور وہ سب لوگ جو دینی علم کی شمع سے اپنی زندگی اور آخرت روشن کرنا چاہتے ہوں، انشاءاللہ ہماری لائبیریری کو نہایت مفید پائیں گے۔

جزاک اللہ خیرا